بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

تعارف جہان امام ربانی

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی، امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندی نور اللہ مرقدہ النورانی عالم اسلام کی ان نابغہ، روزگار شخصیات میں سے ہیں جن کو اہل دنیا ہمیشہ اپنے درمیان محسوس کرتے رہیں گے۔ اور وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ جن کی اہمیت وضرورت کا احساس دوچند ہوتا چلا جائے گا۔ زمانے کی آندھیاں اور حالات کا مدوجذر ان کے ثبت کردہ نقوش کو کبھی مٹا نہ سکے گا اور ان کی محبت اور عقیدت کے چراغ دلوں کی تاریک، ویران اور افسردہ دنیا میں ہمیشہ روشنی کا انتظام کرتے رہیں گے نیز ان کی تعلیم کی روشنی فکر ونظر اور شعور وآگہی کی راہوں پر گم گشتہ راہ لوگوں کی ہمیشہ دستگیری کرتی رہے گی۔

سن ہجری کے دوسرے ہزارے کے آغاز پر امام ربانی، قیوم زمانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ جیسی علمی، فکری اور روحانی شخصیت کا منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونا کوئی اتفاقی بات نہیں ہے بلکہ یہ انسانی تاریخ کے اس نئے موڑ پر امت مسلمہ کی دیرپا، دوررس اور وسیع پیمانے پر رہنمائی کرنے کا خدائی انتظام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے فیضان کے دھارے شرق وغرب تک بہتے چلے گئے اور ہر کشت کو سیراب کرکے ہر طبقہ، فکر کو فیضیاب کردیا۔ علماء وصلحاء، اصفیاء واتقیاء، حکام وسلاطین اور مبلغین ومصلحین میں سے ہر ایک نے آپ کے چشمہ، صافی سے فیضیاب ہوکر اپنی تشنہ لبی کو سیرابی بخشی اور آپ کے مینارۂ نور سے روشنی حاصل کرکے اپنی تیرہ شبی کو روشن ومنور کیا۔ آپ کی ہمہ جہت تعلیمات اور ہمہ گیر اثرات پر نظر رکھنے والا کوئی بھی شخص آپ کو مجدد الف ثانی کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔

آپ کے عہد مبارک سے اب تک جتنے انقلابات برپا ہوئے، جتنی تبدیلیاں رونما ہوئیں اور جتنے بھی اعلیٰ وارفع کارنامے انجام دیے گئے ان سب کے پیچھے کسی نہ کسی طور آپ ہی کا دست فیض رساں کارفرما ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال کے بقول گرمیء احرار آپ ہی کے نفس گرم سے قایم ہے اور محدث دہلوی حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس خطۂ ہند کی مساجد کے میناروں سے سنائی دینے والی اذانیں، یہاں کے مدارس میں بپا قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں، یہاں کی مقدس خانقاہوں میں لگائی

جانے والی حق هو کی ضربیں اور میدان ہائے کارزار میں مجاہدین اسلام کی للکاریں بھی آپ ہی کی مساعی جمیلہ اور خدمات جلیلہ کا ثمرہ ہیں۔

جہانے را دگرگوں کرد یک مرد خود آگاہے

غرض آپ کی ذات مبارکہ خود ایک جہان ہے جس کی وسعتوں اور پنہائیوں کو پانا آپ کے بعد تا ایں دم کسی کے لیے بھی ممکن نہیں ہوسکا۔ آپ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں ایک عظیم نشانی ہیں، حقائق واسرار کا ایک خزانہ ہیں۔ آپ کی روحانی، تعلیمی اور تبلیغی مساعی کے اثرات کہاں کہاں تک پہنچے اور پہنچیں گے اس کا کسی کو بھی اندازہ نہیں ہے۔ البتہ آپ کی شخصی عظمت، روحانی مقام اور اعلیٰ وارفع خدمات کا کسی حد تک اندازہ اس کام سے لگایا جاسکتا ہے جو اب تک آپ پر کیا جاچکا ہے۔

مکتوبات شریف کے مختلف زبانوں میں تراجم کیے گئے اور شروحات لکھی گئیں آپ کے علمی وفکری کارناموں، احیاء اسلام کے سلسلے میں آپ کی کاوشوں اور اس کے نتیجے میں خاص طور پر برصغیر کی تاریخ وسیاست پر مرتب ہونے والے اثرات ونتائج پر متعدد پی۔ ایچ۔ ڈی ہوچکے ہیں، علاوہ ازیں سیکڑوں کتب ورسائل آپ کے تذکرے سے معمور ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک نہایت اہم کڑی ''جہان امام ربانی'' ہے جو درحقیقت آپ کے حالات زندگی، فضائل وکمالات، افکار ونظریات، تبلیغ وارشاد، مکتوبات ومصنفات، اولاد واحفاد، خلفاء وسفراء اور مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پر علمی وفکری اور تحقیقی مقالات ومضامین کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اسی لیے بجا طور پر اس کا نام ''جہان امام ربانی'' رکھا گیا ہے۔ یقیناً یہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد کام ہے کیونکہ ہماری معلومات کے مطابق اب تک کسی بھی شخصیت کے بارے میں اتنا مواد یکجا نہیں کیا گیا۔ یہ عظیم منصوبہ عہد حاضر کی مایہ ناز شخصیت، سرمایہ دین وملت، فخر مجددیت، صاحب علم وعرفان، پیکر رشد وہدایت مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (دامت برکاتہم العالیہ) کی علمی وروحانی سرپرستی میں امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی کے زیر اہتمام پایہء تکمیل کو پہنچا۔ مرتبین میں جانشین مسعود ملت ابوالسرور محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری جیسی شخصیات شامل ہیں۔ اس عظیم منصوبے کی تکمیل پر ہم حضرت مسعود ملت اور امام ربانی فاؤنڈیشن کے بانی مولانا جاوید اقبال مظہری اور ان کے معاونین کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

ان چند صفحات میں کتاب کا مکمل تعارف تو پیش نہیں کیا جاسکتا البتہ اجمال واختصار کو پیش نظر رکھتے

ہوئے طائرانہ انداز میں ایک تعارفی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ تاہم اس کی اصل قدر و قیمت کا اندازہ مطالعہ کے بعد ہی لگایا جاسکتا ہے۔

جہان امام ربانی گیارہ ضخیم اقالیم یعنی جلدوں میں کئی ہزار صفحات پر مشتمل ایک شاندار سوانحی اور تاریخی مجموعہ ہے جبکہ بارہویں جلد "نورٌ علیٰ نور" کے نام سے علیحدہ سے شائع کی گئی ہے جوکہ اس سلسلے سے تعلق رکھنے والے روحانی، تاریخی اور علمی وفکری آثار کے خوبصورت اور دیدہ زیب عکوس کا مجموعہ ہے۔

اس جہان کو گیارہ اقالیم پر قائم کیا گیا ہے اور ہر اقلیم کو پانچ کشوروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے، خیال رہے کہ اقلیم سے مراد جلد ہے اور کشور سے مراد فصل لی گئی ہے، پھر ہر کشور علمی و تحقیقی شہ پاروں سے مزین و آراستہ ہے۔

مثلاً اقلیم اول کی پہلی کشور کا جائزہ لیں تو اس میں ہمیں آپ کی آمد مبارکہ سے پہلے صاحبان نظر بزرگوں کی آپ سے متعلق بشارات اور پیش گوئیوں اور آمد مبارکہ کے بعد اہل علم و فضل کی طرف سے آپ کے حضور خراج عقیدت و محبت کا پیش کیا جانا معلوم ہوتا ہے۔ جب کہ دوسری کشور تصوف اور اس کی بنیاد اور روح اسلام جیسے اہم مضامین کا مجموعہ ہے۔ کشور سوم میں قافلہ سالار سلسلہ نقشبندیہ سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور خواجگان نقشبندیہ کا روح پرور اور ایمان افروز تذکرہ پایا گیا ہے۔ کشور چہارم میں آپ کے مرشد پاک حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی تذکرہ کی گئی ہے، کشور پنجم قاری کو دیار سرہند کی سیر کراتی ہوئی نظر آتی ہے نیز تاجدار سرہند کے حالات زندگی، امتیازات، لباس و حلیہ شریف اور خانقاہی ماحول سے پردہ اٹھاتی ہے۔

دوسری اقلیم کی کشور اول خاص طور پر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی فقہی و ادبی اور علمی خدمات نیز مکتوبات میں وارد احادیث کی تخریج جیسے علمی و فنی مضامین کا مرقع ہے۔ جبکہ کشور دوم میں آپ کی دعوت و تبلیغ آپ کے تصور سنت و بدعت اور آپ کے معمولات شریفہ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ کشور سوم آپ کے روحانی اور باطنی حالات و خدمات در باب علم لدنی، جذب و سلوک، تزکیہ نفس، صحو و سکر اور آپ کے علم النفس و علم الآفاق سے متعلق بیان کردہ حقائق پر روشنی ڈالتی ہے۔ کشور چہارم میں آپ کی مجددیت، نظریہ قیومیت، شان قیومیت اور منصب قیومیت کی مظہر ہے۔ کشور پنجم وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود نیز ابن عربی اور حضرت مجدد الف ثانی کے نظریات کا ایک تقابلی جائزہ پیش کرتی ہے۔

اقلیم سوم کی پہلی کشور ہمیں آپ کے روحانی و عرفانی مقامات کی سیر کراتی ہے اور کشور دوم آپ کی

خدمات کے ان پہلوؤں سے آگاہ کرتی ہے جن کا تعلق نبوت و رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت سے ہے۔ کشور سوم میں رد روافض، تقلید ائمہ مجتہدین اور رفع سبابہ جیسے مسائل پر مقالات پیش کیے گئے ہیں۔ کشور چہارم میں عقائد و معمولات اہل سنت نیز آپ کے مسلک اور آپ کے طریقۂ نماز اور آپ کی تعلیم و تبلیغ کے انداز پر روشنی ڈالی گئی ہے اور کشور پنجم میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریۂ علم اور علماء دین سے متعلق آپ کے خیالات نیز آپ کے ارشادات، ملفوظات، کرامات اور اوراد و وظائف کی تفصیل مندرج ہے۔

اقلیم چہارم بعد از تمہیدات اپنی کشور اول میں آپ کی سیرت و کردار کے تاریخی و سیاسی پہلوؤں کا نظارہ پیش کرتی ہے اور کشور دوم میں برصغیر کی تاریخ کا اہم ترین مسئلہ یعنی دو قومی نظریہ کے حوالے سے آپ کی تحریکات و تاثیرات کے نقوش کا پتا بتاتی ہے۔ جبکہ اقلیم مذکور کی تیسری کشور میں سلطنت مغلیہ پر آپ کی تحریک و تبلیغ کے اثرات اور پھر آگے چل کر بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کا بعینہٖ اس تحریک سے متاثر ہونا اور آپ ہی کے قائم کردہ خطوط اور راستوں پر کام کو آگے بڑھانا نیز اہل علم و دانش کی نظروں میں اس کا سراہا جانا ہمیں نظر آتا ہے۔ کشور چہارم آپ کے سفر آخرت کے دلدوز اور روح فرسا تذکرہ سے معمور ہے نیز آپ کی اولاد امجاد، خلفاء کرام اور معاصر علماء و مشائخ عظام کی یادوں کے چراغ بھی یہیں روشن ہیں۔ کشور پنجم آپ کے بعد تشریف لانے والے ان مخصوص مشائخ سلسلہ کے تذکرہ سے معمور ہیں جن کی سیرت و کردار اور روحانی تعلیمات نے دنیا کے مختلف گوشوں میں ایمان و عرفان اور رشد و ہدایت کی روشنی عام کی اور عرب و عجم میں اس سلسلۂ پاک کے فروغ و ارتقاء میں اہم کردار ادا کیا جن میں مرزا مظہر جان جاناں، حضرت شاہ غلام علی دہلوی نقشبندی، حضرت شیخ خالد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ نمایاں ہیں۔

اقلیم پنجم کی پانچوں کشوروں میں جن اہم موضوعات پر خامہ فرسائی کی گئی ہے وہ یہ ہیں۔ امام ربانی کی تصنیفات و تالیفات، مکتوبات شریفہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، مکتوبات کا عربی ترجمہ، آپ کے دفاع میں لکھی جانے والی کتابیں، مغربی دنیا میں آپ کی رسائی، حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی، حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال نیز اقبال کے فلسفہ پر حضرت مجدد کی تعلیمات کا اثر، امام ابو حنیفہ کا مقام و مرتبہ حضرت مجدد کی نظر میں۔

جہان امام ربانی کی اقلیم ششم بھی اس حوالہ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں خصوصیت کے ساتھ سلسلۂ عالیہ مجددیہ کے بلاد عرب و عجم میں روحانی اثرات اور ان علاقوں میں موجود حضرات مشائخ

نقشبندیہ کے حالات وواقعات نیز ان کی اعلیٰ وارفع خدمات کا بڑی وسعت کے ساتھ جائزہ لیا گیا ہے۔

اقلیم ہفتم یعنی ساتویں جلد بھی پانچ کشوروں سے آراستہ ہے۔ کشور اول میں خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور خواجہ خواجگان حضرت شیخ بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ کا مبارک ذکر ہوا۔ تصوف کی ضرورت واہمیت نیز تبلیغ دین واشاعت تصوف میں خواجہ بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ کے عظیم کردار اور کارناموں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مزید برآں آپ کے ارشادات وکرامات کو علیحدہ علیحدہ عنوانات کے تحت جمع کیا گیا ہے۔ کشور دوم کے بڑے عنوانات یہ ہیں۔ خواجہ محمد باقی نقشبندی اویسی، تعارف امام ربانی مجدد الف ثانی، امام ربانی اور فیضان کمالات نبوت۔ کشور سوم میں عالم اسلام کی دو معروف ومستند تفسیر وں یعنی تفسیر مظہری اور تفسیر روح المعانی کے حوالے سے امام ربانی کے معارف اور آپ کے افکار وافکار کو پیش کیا گیا ہے۔ اقلیم مذکور کی چوتھی کشور میں حضرت امام ربانی کے مکتوبات میں ذکر فرمودہ احادیث کی تخریج جیسے اہم موضوع کو زیر قلم لایا گیا ہے۔ نیز حضرت مجدد اور تحفظ ناموس رسالت اور حضرت مجدد اور عشق رسول جیسے لطیف، نازک اور پر کیف موضوعات بھی قلم بند کیے گئے ہیں۔ پانچویں کشور ہمیں یہ بتاتی ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی نے شریعت کی ترویج واشاعت اور تنفیذ احکام کے سلسلے میں کس طرح جدوجہد فرمائی نیز اپنی جدوجہد کو کامیاب وکامران بنانے کے لیے کونسا راستہ اور کیا حکمت عملی اختیار فرمائی۔ اسی طرح شریعت، طریقت اور حقیقت کے بارے میں آپ کا فلسفہ نظر بھی اسی کشور میں پتا چلتا ہے۔

اقلیم ہشتم میں بھی پانچ کشور ہیں۔ کشور اول میں حضرت مجدد الف ثانی کی شان فقاہت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور آپ کی فقیہانہ عظمت کو آشکارا کیا گیا ہے جس سے قاری کو یہ معلوم ہوگا کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ محض بحر تصوف وطریقت ہی کے غواص نہیں تھے بلکہ فقاہت دین اور رموز شریعت کے شناور بھی تھے۔ اشارۂ سبابہ کا مسئلہ بھی اسی کشور میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ نیز آپ کی ذات قدسی صفات پر جن ناواقفان حقیقت ومعرفت نے اعتراض کرنے کی جسارت کی ہے ان کا پورا پورا محاکمہ اور محاسبہ کیا گیا ہے۔ دوسری کشور میں بنیادی طور پر مکتوبات گنجینۂ فیوضات وبرکات کو موضوع بنایا گیا ہے۔ خزانۂ مکتوبات سے نہایت بیش قیمت موتی اور اعلیٰ وارفع جواہر چن چن کر قارئین کے سامنے رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ آپ کے مکتوبات شریفہ مسلک اہل سنت وجماعت کی ترجمانی اور عقائد حقہ کی توضیح وتشریح کرنے والے ہیں۔ کشور سوم آپ کے سلسلۂ نسب مطہر، شجرۂ طریقت نیز دیگر سلاسل طریقت سے آپ کے روحانی اور نورانی تعلق کے حوالے سے ہماری معلومات میں اضافہ کرتی نظر آتی ہے۔

نیز ماہ و سال کے آئینہ میں مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا ایک تاریخی خاکہ ہمارے سامنے رکھ دیتی ہے۔ مستشرقین نے حضرت مجدد الف ثانی کو کس طرح دیکھا اور آپ کی قدآور اور ہمہ جہت شخصیت کے بارے میں کن آراء کا اظہار کیا ہے یہ بیان کشور چہارم کے حصے میں آیا ہے۔ نیز کشور مذکور میں عہد حاضر میں آپ کی شخصیت، تعلیمات اور خدمات پر ہونے والے کام کا ایک سرسری جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح دور حاضر میں درپیش چیلنجز اور ان کا مقابلہ آپ کی دعوت و حکمت، تبلیغ و ارشاد اور وعظ و نصیحت کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ کشور پنجم مختلف اور متنوع مگر اہمیت و افادیت کے حامل موضوعات سے مزین و آراستہ ہے مثلاً آپ کا کارنامہ، آپ کا حسن ادب، آپ کا پیغام وغیرہ۔

اقلیم نہم کی پانچ کشوروں میں پہلی کشور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے سوانحی خاکوں پر مشتمل ہے جس میں خاص طور پر ایک قدیم نادر عربی مخطوطہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے آپ کی سوانح پر روشنی پڑتی ہے۔ نیز کشور مذکور میں پاکستان کے مشہور شہر لاہور سے آپ کی نسبت اور آپ کے وہاں قیام فرمانے اور مشاغل و معمولات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ کشور دوم میں آپ کی فکر عالی کے اس گوشے پر روشنی ڈالی گئی ہے جس کا تعلق خلفائے راشدین کے مقام و مرتبہ سے ہے۔ اہل حکومت کے درمیان شریعت اسلامیہ کی ترویج و اشاعت اور اصلاحی و تجدیدی خدمات جیسے نہایت اہم موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ کشور سوم میں حضرت امام ربانی کی عربی نگارشات اور خاص طور پر کار تجدید میں ان کی اہمیت و افادیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی صاحب علم ہی نہیں علم پرور بھی تھے جس کا لازمی تقاضا علم و علماء سے محبت ہے یہی وجہ ہے کہ علم پروری اور علماء نوازی آپ کا شعار تھا۔ کشور سوم میں آپ کی سیرت کا یہ پہلو بھی ہماری نگاہوں میں پھر جاتا ہے۔ اسی طرح چودہویں صدی ہجری میں علم و حکمت کی جان امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کی تحریک تجدید و احیاء دین پر تعلیمات مجددیہ کے اثرات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس اقلیم کی چوتھی کشور کا مطالعہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے ناقدین سے شروع ہوتا ہے اور آپ کے ایک عظیم معاصر حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ پر ختم ہوتا ہے۔ کشور پنجم میں خاندان مجددیہ اور فارسی ادب کے حوالے تحقیق سامنے آتی ہے۔ نیز بانی پاکستان محمد علی جناح کے آباء و اجداد کی بارگاہ مجددیت سے عقیدت و وابستگی کے حوالے سے جو کچھ لکھا گیا وہ بہت سے لوگوں کے لیے کسی انکشاف سے کم نہیں ہے۔

اقلیم دہم بھی پانچ کشور پر مشتمل ہے پہلی کشور کے عنوانات یہ ہیں۔ شیخ احمد سرہندی، مفکر اسلام شیخ احمد سرہندی، شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی اور مقام مجدد الف ثانی۔ کشور دوم میں حضرت امام ربانی کی تحریک

احیائے دین کے عنوان کو شامل کیا گیا ہے جس سے قاری کو احیائے دین کے حوالے سے آپ کے عظیم کارنامے کی تفصیلات کا پتہ چلتا ہے۔ مکتوبات امام ربانی علم وحکمت کا سرچشمہ ہی نہیں زبان وادب کا اعلیٰ مرقع بھی ہے۔ چنانچہ خاص طور پر عربی زبان وادب کے حوالے سے آپ کی بعض نگارشات کا بھی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ آپ کے خلیفہ برحق خواجہ محمد ہاشم کشمی علیہ الرحمۃ نے آپ کے نام جو خطوط ارسال فرمائے ہیں وہ فارسی وقلمی خطوط بھی داخل کشور دوم کردیے گئے ہیں۔ آپ کے لخت جگر نور نظر حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کا ذکر مبارک بھی کشور مذکور کی زیب وزینت میں اضافے کا باعث ہوا ہے۔ خصوصاً حضرت خواجہ کی حرمین شریفین میں مقدس حاضری اور آپ کا شاہجہان اور اورنگ زیب کے مرشد کریم کی حیثیت سے اجاگر ہونا زیر تحریر لایا گیا ہے۔ جب قاری اقلیم دہم کی تیسری کشور میں داخل ہوتا ہے تو سلسلہ تصوف کی عظیم شاخ نقشبندیہ کی تروتازگی اور بہار آفرینی کا نظارہ کرتا ہے جہاں قادریت کے رنگ میں مشائخ نقشبندی کی جلوہ آرائی کا منظر بھی اپنی آنکھوں کے سامنے ملاحظہ کرتا ہے اور سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمۃ کے ایمان افروز ارشادات اور مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ کے روح پرور ملفوظات کو پڑھ کر اپنے قلب ونظر کو جلا اور روح کو تازگی بخشتا ہے۔ اقلیم مذکور کی چوتھی کشور نقشبندی خانقاہوں اور زمانہ قریب سے تعلق رکھنے والے مشائخ نقشبندیہ کے تذکرہ سے ایسے جگمگا رہی ہے جیسے آسمان پر ستارے۔ عظیم خانقاہوں اور عالی مرتبت مشائخ وبزرگان کے احوال، علمی وعملی خدمات، روحانی کارناموں، تبلیغی سرگرمیوں اور ذہنی، فکری اور باطنی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں مسلسل اور مربوط کوششوں کی یہ داستان یقیناً قاری کو کسی اور جہان میں پہنچادیتی ہے۔ پانچویں کشور جن مرقعات علمی سے معمور ہے وہ سب اپنی اپنی جگہ اہمیت وافادیت سے لبریز ہیں۔ اکابر مشائخ نقشبند اور اکابر مجددیہ کے تذکار روحانی کے ساتھ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی گراں قدر تصانیف کا تذکرہ نیز آپ کی ذات عالی صفات پر لکھی گئی کتابوں پر تبصرہ اسی طرح صاحبزادگان عالی مقام، خلفائے کرام ومشائخ عظام کی تصانیف عالیہ کا تجزیہ یقیناً اذہان کے تصفیہ اور قلوب کے تزکیہ کے لیے کافی ہے۔

اقلیم یازدہم بھی سابقہ تمام اقالیم کی مانند پانچ کشوروں سے معمور ہے۔ کشور اول کے عنوانات یہ ہیں۔ تجلیات امام ربانی، امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی، ایک مرد حق آگاہ، شجرۂ مصافحہ، حقیقۃ محمدیہ، حقیقۃ احمدیہ اور حقیقۃ کعبہ مکتوبات کی روشنی میں، علم الکلام میں حضرت مجدد کے اجتہادات، مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی عقیدت، مکتوب خواجہ محمد سعید بنام والی یمن امام اسماعیل، شیخ محمد ناظم قبرصی

اور مولانا نور الدین نورانی کے تذکار، توضیحات۔ کشور دوم میں محفل تشکر بسلسلہ اجراء جہان امام ربانی، کراچی، لاہور، دہلی کے بارے میں روئداد اور مذکورہ کانفرنسز کے پروگراموں کی تفصیلات درج کی گئی ہیں، کشور سوم میں جہان امام ربانی کے مآخذ اور مراجع کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کشور چہارم میں اشاریہ رجال جہان امام ربانی، اشاریہ کتب جہان امام ربانی اور اشاریہ اماکن جہان امام ربانی پیش کیا گیا ہے۔ کشور پنجم جام جم (جہان تحریک وتشکر) فہارس جہان امام ربانی (اقلیم اول تا یازدہم) اختتامیہ، کلام منظوم، مرقعات کتب اور مناجات پر مشتمل ہے۔

بارہویں جلد کو جو نورٌ علیٰ نور (مرقعات جہان امام ربانی) کے نام سے موسوم ہے۔ ذرا مختلف انداز سے شائع کیا گیا ہے۔ جس میں ہماری علمی و روحانی تاریخ کو تصاویر کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ تصاویر اپنی خوبصورتی اور دلکشی کے ساتھ ساتھ ہمارے روشن اور تابناک ماضی اور علمی و روحانی یادگاروں کو ہماری آنکھوں کے سامنے پھیر دیتی ہیں۔ مزارات مقدسہ، تاریخی وقدیم مساجد اور روحانی آثار کے شاندار عکوس اور دیدہ زیب فلمیں قارئین کے ذوق نظر کو جلا بخشتی ہیں۔

جہان امام ربانی یقیناً ایک جہان ہے ایک ایسا جہان جو ایمان وعرفان، علم وحکمت فقہ واجتہاد، تاریخ وسیاست، عشق ومحبت، سیر وسلوک، حقائق ومعارف، روحانیت ووجدانیت اور جذب وکیف کی باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ جہان امام ربانی کو اپنے موضوع پر انسائیکلو پیڈیا کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ کسی ایک شخصیت کے حوالے سے اتنے مواد کا جمع ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ حضرت مجدد الف ثانی (علیہ الرحمۃ) کی بیکراں شخصیت کا اعجاز اور آپ کی روحانی کرامت ہے کہ آپ کے بارے میں معلومات کا اتنا بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا۔ تاریخ میں ایسی مثال ملنا مشکل ہے۔ قابل صد مبارک باد ہیں حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ اور ان کے رفقاء، مریدین، متوسلین کہ جنہوں نے اتنے بڑے کام کا بیڑہ اٹھایا اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور جہان امام ربانی کو دو جہاں میں مقبولیت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین

☆......☆......☆

تعارف جہان امام ربانی

علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی
(ناظم تعلیمات وصدر مدرس، نصرۃ العلوم واستاد اسلامک مشن یونیورسٹی، کراچی)

☆☆

بتقریب محفل اظہارِ تشکر

بسلسلہ تکمیل واجراء جہان امام ربانی مجدد الف ثانی
۱۱/مارچ ۲۰۰۷ء، پی ای سی ایچ سوسائٹی کمیونٹی ہال، کراچی

امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل)، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء

IMAM-I-RABBANI FOUNDATION

KARACHI

2002c
1423H

ISLAMIC REPUBLIC OF PAKISTAN